بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی ——— یوم یک شنبہ

جلد ۳۰ | ۲۶- ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۱۲- ماہ رجب ۱۳۶۱ ھ | ۲۶- ماہ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۷۲

بجناب خان محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

Maler Kotla

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو بخار کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایک اور احمدی مبلّغ پر قاتلانہ حملہ

تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جس نے صحیح رنگ میں مذہبی آزادی قائم کی ہے۔ اور مذہب کے بارے میں کسی قسم کے جبر اور تشدّد کو ناجائز قرار دیا ہے۔ لیکن افسوس۔ کہ علماء نے اسلام کی اس خصوصیت کو بھی مٹا نے۔ اور اس کی بجائے اسلام کو جبر و تشدد کا مذہب قرار دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ انہوں نے جہاد کا ایسا غلط مفہوم عوام کے ذہن نشین کر رکھا ہے۔ جو اسلام کے لئے سراسر باعث بدنامی ہے۔ غیر مُسلموں کو دلائل اور براہین کے ذریعہ دعوت اسلام دینے کی بجائے جبراً مذہب تبدیل کرانا۔ یا موت کے گھاٹ اتار دینا۔ ان کے نزدیک جہاد ہے۔ اور اختلافِ عقائد کے فیصلہ کا طریق افہام و تفہیم کی بجائے جان لینے کے درپے ہو جانا ہے۔ اس کے نتیجہ میں آئے دن اسلام کو بدنام کرانے والے جو واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی ساری ذمہ داری ان ہی علماء پر پڑتی ہے۔ جو اس قسم کی خلافِ اسلام ذہنیت پیدا کرنے والے ہیں۔ علما کی جو حالت ہے۔ الا ماشاء اللہ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے علماء سے تو ہم کیا کہیں۔ ان مسلمانوں سے ہم گزارش کرتے ہیں۔ کہ جو مذہبی اختلاف کی بناء پر تشدّد سے کام لینا جائز سمجھتے ہیں۔ اور قتل کر دینا کارِ ثواب۔ کہ وُہ ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ ان کا یہ طریق عمل کس قدر اسلام کو بدنام کرنے والا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگ اس سے سوائے اس کے کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اسلام میں دلائل کی بجائے ڈنڈے سے کام لینے کی تعلیم دی گئی ہے مسلمانو کے پاس اگر اپنے عقائد کی صداقت کے دلائل ہوں۔ تو وُہ جبر سے کیوں کام لیں۔ سمجھدار۔ اور سنجیدہ مسلمانوں کو چاہئے کہ جو لوگ اختلاف عقائد کی بناء پر جبر اور تشدد سے کام لیتے ہیں۔ انہیں بتائیں۔ کہ یہ طریق عمل تعلیم اسلام کے سراسر خلاف۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہے۔ کیونکہ وُہ فرما چکا ہے۔ لا اکراہ فی الدین دینی معاملات میں قطعاً کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ اس ارشاد کی خلاف ورزی کرنے والے کسی ثواب کے حقدار نہیں۔ بلکہ عقوبت کے مستحق ہیں ۔

اختلافِ عقائد کی بناء پر تشدّد کرنے کا ایک تازہ واقعہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو حال ہی میں ایک احمدی مبلغ کو پیش آیا:-

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ ۳۰- جون کو حیدر آباد سندھ سے قادیان کے لئے روانہ ہُوئے۔ پڈعیدن کے اسٹیشن پر گاڑی قریباً آدھ گھنٹہ ٹھہری۔ اور وُہ پلیٹ فارم پر اُتر کر ایک معزز سندھی مسلمان سے گفتگو کرنے لگے۔ جب گاڑی چلی۔ تو یہ گفتگو گاڑی میں بھی جاری رہی۔ اسی کمرہ میں کچھ اور لوگ بیٹھے تھے۔ آخر گفتگو اطمینان کے ساتھ ختم ہُوئی۔ اور مولوی صاحب سونے کے لئے لیٹ گئے۔ لیکن جب ان کی آنکھ لگ گئی۔ تو ایک شخص نے اور کوئی چیز نہ پا کر تانبے کے لوٹے سے۔ جو اس کے پاس تھا۔ ان پر حملہ کر دیا۔ اور سر پر پے درپے وار کر کے اتنا شدید زخمی کر دیا۔ کہ مولوی صاحب بے ہوش ہو گئے۔ اس پر بھی وُہ مارتا رہا۔ حتےٰ کہ گلے پر نوچنے کے نشانات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے گلا گھونٹ کر مار دینے کی بھی کوشش کی آخر دُوسرے لوگوں نے بڑی مشکل سے اس کے پنجہ سے مولوی صاحب کو چھڑایا۔ زنجیر کھینچ کر گاڑی کھڑی کی اور حملہ آور کو پولیس کے حوالے کیا۔ اس نے اپنے بیان میں کہا کہ اس شخص نے دورانِ گفتگو میں ایسی باتیں کیں جو اسلام کے خلاف ہیں۔ اس وجہ سے میں نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی ۔

واقعہ کی نوعیت بتاتی ہے۔ کہ احمدی مبلغ نے دَورانِ گفتگو میں کوئی ایسی بات نہ کی۔ جو فوری اشتعال کا موجب ہو سکتی۔ سب لوگ ان کی باتیں اطمینان سے سنتے رہے۔ حملہ آور بھی سُنتا رہا۔ لیکن چونکہ اس کی ذہنیت میں فتور تھا۔ اور اس نے علما سے یہ بھی سُنا ہُوا ہوگا۔ کہ جس کے عقائد اپنے عقائد کے خلاف پاؤ۔ اسے دھوکہ سے قتل کرنا بھی جائز ہے۔ اس لئے وہ اس وقت کا انتظار کرتا رہا۔ جب احمدی مبلّغ سو جائے۔ چنانچہ اس نے سوتے ہوئے پر حملہ کر کے سخت زخمی کر دیا۔ ارادہ تو اس کا قتل کرنے کا ہی تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس کی اسے توفیق نہ دی ۔

احمدی مبلغین پر اس قسم کے حادثات کا ایک ہی اثر ہو سکتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ اس ذہنیت کے مسلمانوں کے عقائد کی اصلاح کے لئے وُہ اور زیادہ سرگرمی اور جدوجہد سے کام کریں۔ اور اپنی جانیں دے کر بھی انہیں ہمیشہ کی زندگی پانے کے قابل بنائیں۔ مگر خود مسلمانوں کو تو سوچنا چاہیئے۔ کہ مذہبی معاملات میں تشدد اسلام کو کس قدر بدنام کرنے کا موجب ہے ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ڈبل کمپنی میں بھرتی اور احمدی نوجوان

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دوسری احمدیہ ڈبل کمپنی میں بھرتی کے سلسلہ میں جو خطبات فرمائے ہیں۔ وہ "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ اگر کسی احمدی نوجوان نے وہ نہ سنے اور پڑھے ہوں تو اب ضرور پڑھ لیں۔ ان خطبات میں حضور نے نہ صرف موجودہ خطرات کے لحاظ سے احمدی نوجوان کا فوج میں بھرتی ہونا نہائت ضروری ثابت فرمایا ہے۔ بلکہ احمدیت کے مستقبل کے متعلق بھی اس کی اہمیت نہائت وضاحت سے ثابت فرمادی ہے۔ اور ان حالات کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کو پیش آنے والے ہیں۔ اب بھی اگر کوئی احمدی جو فوج میں بھرتی ہو سکتا ہے۔ اپنی سستی یا کوتاہی کی وجہ سے بھرتی نہ ہو۔ تو کس قدر افسوس کی بات ہے۔ اب بھرتی میں بہت تھوڑے نوجوانوں کی گنجائش باقی ہے۔ احمدی نوجوانوں کو اس موقعہ سے جلد فائدہ اٹھانا چاہیئے ؛

عزیز مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کی قادیان میں تجہیز و تکفین

قادیان ۲۴ وفا ۱۳۲۱ہش۔ جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے فرزند عزیز مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کی بے حد افسوسناک خبر کل دی جا چکی ہے۔ آج ساڑھے دس بجے کی گاڑی سے مرحوم کا جنازہ قادیان لایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ نواب عبد اللہ خان صاحب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی صاحبزادگان اور بہت سے دیگر احباب سٹیشن پر موجود تھے۔ احباب وہاں سے کندھوں پر جنازہ کو جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے مکان پر لائے۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے باغ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں بارش اور رستوں کی خرابی کے باوجود احباب بکثرت شامل ہوئے۔

مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں لے جایا گیا۔ جہاں چار دیواری کے اندر آپ دفن ہوئے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ کو کندھا دیا۔ اور تدفین تک وہاں تشریف فرما رہے۔ اور بعدہ دعا کر کے واپس تشریف لائے ؛

اعلان نکاح :۔ مورخہ ۱۸ وفا ۱۳۲۱ہش کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں چودھری علی اکبر صاحب امیر جماعت احمدیہ نے راجہ محمد اشرف خان ولد راجہ غلام محمد خان صاحب سکنہ ملوٹ تحصیل پنڈ دادنخان کا نکاح بعوض ۷۰۰ حق مہر ہمراہ عزیزی امیر بیگم بنت چودھری غلام حسین صاحب سکنہ بھوبھر تحصیل چکوال ضلع جہلم پڑھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار شمشیر علی قائد خدام الاحمدیہ جہلم

ولادت :۔ ۱۷ وفا بروز جمعہ میرے بھائی مولوی عنایت اللہ صاحب جالندھری کے ہاں دوسرا لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے عبدالمنان نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود کے نیک خادم دین اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ابوالعطاء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ولائتی بسکٹوں اور دودھ وغیرہ کو استعمال کرنا خلاف تقویٰ اور ناجائز فعل ہے

امریکہ اور یورپ کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہو رہا تھا۔ اسی میں یہ ذکر بھی آگیا کہ دودھ اور شوربا وغیرہ جو کہ ٹینوں میں بند ہو کر ولائت سے آتا ہے۔ بہت ہی نفیس اور ستھرا ہوتا ہے۔ اور ایک خوبی ان میں یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کو بالکل ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا۔ دودھ تک بھی بذریعہ مشین کے دوہا جاتا ہے۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ چونکہ نصاریٰ اس وقت ایسی قوم ہو گئی ہے۔ جس نے دین کی حدود اس کے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں رکھی۔ اور کثرت سے سؤر کا گوشت ان میں استعمال ہوتا ہے۔ اور جو ذبح کرتے ہیں۔ اس پر بھی خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے۔ بلکہ جھٹکے کی طرح جانوروں کے سر جیسا کہ سنا گیا ہے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس لئے شبہ پڑ سکتا ہے۔ کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو ان کے کارخانوں وغیرہ کے بنے ہوئے ہوں۔ ان میں سؤر کی چربی اور سؤر کے دودھ کی آمیزش ہو۔ اس لئے ہمارے نزدیک ولائتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقوےٰ اور ناجائز ہیں۔ جس حالت میں کہ سؤر کے پالنے اور کھانے کا عام رواج ان لوگوں میں ولائت میں ہے۔ تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ دوسری اشیائے خوردنی جو کہ لوگ تیار کر کے ارسال کرتے ہیں۔ ان میں کوئی نہ کوئی حصہ اس کا نہ ہوتا ہو۔

دوبارہ دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو۔ اور از روئے قرآن مجید وہ حرام نہ ہو۔ ورنہ اس کے یہی معنی ہوں گے۔ کہ بعض اشیاء کو حرام جان کر گھر میں تو نہ کھایا مگر باہر نصاریٰ کے ہاتھ سے کھا لیا۔ اور نصاریٰ پر ہی کیا منحصر ہے۔ اگر ایک مسلمان بھی مشکوک الحال ہو تو اس کا کھانا بھی نہیں کھا سکتے۔ مثلاً ایک مسلمان دیوانہ ہے۔ اور اسے حرام و حلال کی خبر نہیں ہے۔ تو ایسی صورت میں اس کے طعام یا تیار کردہ چیزوں پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اسی لئے ہم گھر میں ولائتی بسکٹ استعمال نہیں کرنے دیتے۔ بلکہ ہندوستان کی ہندو کمپنی کے منگوایا کرتے ہیں۔ عیسائیوں کی نسبت ہندوؤں کی حالت اضطراری ہے۔ کیونکہ یہ کثرت سے ہم لوگوں میں مل جل گئے ہیں۔ اور ہر جگہ انہیں کی دوکانیں موجود ہوں۔ اور سب شے وہاں ہی سے مل جائے۔ تو پھر البتہ ان سے خوردنی اشیا نہ خریدنی چاہیئے ؛ (الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء)

صاف دانت

آپس میں مل جل کر بیٹھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ مجلس میں دوسروں کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ اور یہ تو آپ جانتے ہی ہیں۔ کہ کوئی شخص کسی ایسے شخص کے پاس بیٹھنے کو پسند نہیں کرتا جس کے مونہہ سے بدبو آتی ہو۔ کھانا کھاتے وقت خوراک کے بعض ذرات دانتوں کے ملنے کی جگہوں میں اٹک جاتے ہیں۔ جن کو اگر صاف نہ کیا جائے۔ تو وہ سڑاند پیدا کرتے ہیں۔ اور بدبو کا باعث ہوتے ہیں۔ جس سے ہم مجلسوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پس اگر ہم مجلس میں دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب نہیں بننا چاہتے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم گھر سے ہی اپنے دانت صاف کر کے آئیں ؛

مجلس خدام الاحمدیہ احباب کرام سے امید رکھتی ہے۔ کہ وہ اپنے دانتوں کی صفائی کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ کیونکہ بظاہر گو یہ بات معمولی ہے۔ لیکن اس کا اثر بہت گہرا پڑتا ہے خدا ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ خاکسار ملک سیف الرحمٰن مہتمم خدمت خلق

اطفال کے اکتوبر میں منعقد ہونے والے امتحان کے لئے حدیث النبی بک ڈپو قادیان سے ۲ آنہ پر مل سکتی ہے۔ (مہتمم اطفال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ سراسر بے بنیاد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا کیا مطلب ہے؟

علمائے ازہر کے جواب کا ترجمہ

قاہرہ (مصر) سے ایک ہفتہ وار ادبی پرچہ "الرسالۃ" کے نام سے الاستاذ احمد حسن الزیات کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اس اخبار کے پرچہ مورخہ ۱۱ ۔ مئی سنہ ۱۹۴۲ء میں "رفع عیسےٰ" کے عنوان سے ایک مقالہ طبع ہوا ہے ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھا ہے:۔

"ورد الی مشیخۃ الازہر الجلیلۃ من حضرۃ عبد الکریم خان بالقیادۃ العامۃ لجیوش الشرق الاوسط سوال جاء فیہ: "ہل عیسےٰ حی او میت فی نظر القرآن الکریم والسنۃ المطہرۃ؟ وما حکم المسلم الذی ینکر انہ حی؟ وما حکم من لا یؤمن بہ اذا فرض انہ عاد الی الدنیا مرۃ اخری؟" وقد حول ہذا السؤال الی فضیلۃ الاستاذ الکبیر الشیخ محمود شلتوت عضو جماعۃ کبار العلماء فکتب ما یأتی"

یعنی ازہر کی سب سے بڑی مجلس کے پاس جناب عبد الکریم خان صاحب نے جو ان دنوں مشرق وسطیٰ کی فوجوں کی قیادت عامہ میں شامل ہیں۔ ایک استفسار بھیجا۔ کہ کیا قرآن کریم اور سنت نبویہ سے حضرت عیسےٰؑ فوت شدہ ثابت ہوتے ہیں یا زندہ؟۔ نیز اس مسلمان کے متعلق کیا فتوےٰ ہے۔ جو حیات مسیحؑ کا منکر ہے؟ اور اگر حضرت عیسےٰؑ کا دوبارہ دنیا میں آنا درست ہو۔ تو جو شخص اس وقت ان پر ایمان نہ لائے گا۔ اس کا کیا حکم ہے؟ یہ استفسار جواب کے لئے جماعت کبار العلماء کے رکن فضیلۃ الاستاذ علامہ محمود شلتوت کے سپرد کیا گیا۔ انہوں نے حسب ذیل جواب تحریر کیا ہے:۔

"... اما بعد، فان القرآن الکریم قد عرض لعیسیٰ علیہ السلام فیما یتصل بنہایۃ شأنہ مع قومہ فی ثلاث سور:۔

۱۔ فی سورۃ آل عمران قولہ تعالیٰ:۔ "فلما احس عیسیٰ منہم الکفر قال من انصاری الی اللہ؟ قال الحواریون: نحن انصار اللہ آمنا باللہ، واشہد بانا مسلمون: ربنا، آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین؛ اذ قال اللہ:۔ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ۔ ومطہرک من الذین کفروا، وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثم الی مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون: ۵۲ - ۵۵۔

۲۔ وفی سورۃ النساء قولہ تعالیٰ "وقولہم: انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ، وما قتلوہ وما صلبوہ، ولکن شبہ لہم، وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ مالہم بہ من علم الا اتباع الظن، وما قتلوہ یقیناً، بل رفعہ اللہ الیہ، وکان اللہ عزیزاً حکیماً": ۱۵۷ - ۱۵۸۔

۳۔ وفی سورۃ المائدۃ قولہ تعالیٰ "واذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم أأنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ، قال سبحانک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق، ان کنت قلتہ فقد علمتہ، تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب۔ ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علیٰ کل شیٔ شہید" ۱۱۶ - ۱۱۷

ہذہ ہی الآیات التی عرض القرآن فیہا لنہایۃ شأن عیسیٰ مع قومہ، والآیۃ الاخیرۃ (آیۃ المائدۃ) تذکر لنا شأناً اخرویاً یتعلق بعبادۃ قومہ لہ ولامہ فی الدنیا وقد سالہ اللہ عنہا وہی تقرر علیٰ لسان عیسیٰ علیہ السلام انہ لم یقل لہم الا ما امرہ اللہ بہ: "اعبدوا اللہ ربی وربکم" وانہ کان شہیداً علیہم مدۃ اقامتہ بینہم، وانہ لا یعلم ما حدث منہم بعد ان "توفاہ اللہ"

وکلمۃ "توفی" قد وردت فی القرآن کثیراً بمعنی الموت حتیٰ صار ہذا المعنی ہو الغالب علیہا المتبادر منہا، ولم تستعمل فی غیر ہذا المعنی الا وبجانبہا ما یصرفہا عن ہذا المعنی المتبادر "قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم۔ ان الذین توفاہم الملائکۃ ظالمی انفسہم۔ ولو تریٰ اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ۔ توفتہ رسلنا۔ ومنکم من یتوفی۔ حتی یتوفاہن الموت۔ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین"

ومن حق کلمۃ "توفیتنی" فی الآیۃ ان تحمل علیٰ ہذا المعنی المتبادر وہو الاماتۃ العادیۃ التی یعرفہا الناس ویدرکہا من اللفظ ومن السیاق الناطقون بالضاد۔ واذن فالآیۃ لو لم یتصل بہا غیرہا فی تقریر نہایۃ عیسیٰ مع قومہ لما کان ہناک مبرر للقول بان عیسیٰ حی لم یمت۔

ولا سبیل الی القول بان الوفاۃ ہنا مراد بہا وفاۃ عیسیٰ بعد نزولہ من السماء بناء علیٰ زعم من یریٰ انہ حی فی السماء، وانہ سینزل منہا آخر الزمان۔ لان الآیۃ ظاہرۃ فی تحدید علاقتہ بقومہ ہو لا بالقوم الذین یکونون آخر الزمان وہم قوم محمد باتفاق لا قوم عیسیٰ۔

اما آیۃ النساء فانہا تقول "بل رفعہ اللہ الیہ" وقد فسرہا بعض المفسرین بل جمہورہم بالرفع الی السماء، ویقولون: ان اللہ القی علیٰ غیرہ شبہہ ورفعہ بجسدہ الی السماء، فہو حی فیہا وسینزل منہا آخر الزمان فیقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویعتمدون فی ذلک۔

اولاً:۔ علیٰ روایات تفید نزول عیسیٰ بعد الدجال وہی روایات مضطربۃ مختلفۃ فی الفاظہا ومعانیہا اختلافاً لا مجال معہ للجمع بینہا۔ وقد نص علیٰ ذلک علماء الحدیث۔ وہی فوق ذلک من روایۃ وہب بن منبہ وکعب الاحبار وہما من اہل الکتاب الذین اعتنقوا الاسلام وقد عرفت درجتہما فی الحدیث عند علماء الجرح والتعدیل۔

وثانیاً:۔ علیٰ حدیث مروی عن ابی ہریرۃ اقتصر فیہ علی الاخبار بنزول عیسیٰ۔ واذا صح ہذا الحدیث فہو حدیث آحاد۔ وقد اجمع العلماء علیٰ ان احادیث الآحاد لا تفید عقیدۃ ولا یصح الاعتماد علیہا فی شأن المغیبات۔

وثالثاً:۔ علیٰ ما جاء فی حدیث المعراج من ان محمداً صلے اللہ علیہ وسلم حینما صعد الی السماء واخذ یستفتحہا واحدۃ بعد واحدۃ فتفتح لہ ویدخل۔ رایٰ عیسیٰ علیہ السلام ہو وابن خالتہ یحییٰ فی السماء الثانیۃ ویکفینا فی توہین ہذا المستند ما قررہ کثیر من شراح الحدیث فی شأن المعراج وفی شأن اجتماع محمد صلے اللہ علیہ وسلم بالانبیاء، وانہ کان اجتماعاً روحیاً لا جسمانیاً (انظر فتح الباری وزاد المعاد وغیرہما)۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ومن الطريف انهم يستدلون على ان معنى الرفع فى الآية هو رفع عيسىٰ بجسده الى السماء بحديث المعراج بينما ترى فريقاً منهم يستدل على أن اجتماع محمد بعيسىٰ فى المعراج كان اجتماعاً جسدياً بقوله تعالىٰ (بل رفعه الله اليه) وهكذا يتخذون الآية دليلاً على ما يفهمونه من الحديث حين يكون فى تفسير الحديث، ويتخذون الحديث دليلاً على ما يفهمونه من الآية حين يكون فى تفسير الآية

ونحن اذا رجعنا الى قوله تعالىٰ "انى متوفيك ورافعك الىّ" فى آيات آل عمران مع قوله "بل رفعه الله اليه" فى آيات النساء وجدنا الثانية اخباراً عن تحقق الوعد الذى تضمنته الأولى و قد كان هذا الوعد بالتوفية والرفع والتطهير من الذين كفروا فاذا كانت الآية الثانية قد جاءت خالية من التوفية والتطهير واقتصرت على ذكر الرفع الى الله فانه يجب أن يلاحظ فيها ما ذكر فى الأولى جمعاً بين الآيتين والمعنى أن الله توفى عيسىٰ ورفعه اليه وطهره من الذين كفروا وقد فسر الألوسى قوله تعالىٰ (انى متوفيك) بوجوه منها وهو اظهرها "انى مستوفى أجلك و مميتك حتف أنفك لا أسلط عليك من يقتلك وهو كناية عن عصمته من الأعداء وماهم بصدده من الفتك به عليه السلام لأنه يلزم من استيفاء الله أجله وموته حتف أنفه ذلك وظاهر أن الرفع الذى يكون بعد التوفية هو رفع المكانة لا رفع الجسد خصوصاً وقد جاء بجانبه قوله (ومطهرك من الذين كفروا) مما يدل على أن الأمر أمر تشريف و تكريم. وقد جاء الرفع فى القرآن كثيراً بهذا المعنى "فى بيوت أذن الله أن ترفع. نرفع درجات من نشاء. ورفعنا لك ذكرك. ورفعناه مكاناً علياً. يرفع الله الذين آمنوا الخ" وإذن فالتعبير بقوله "ورافعك الىّ" وقوله "بل رفعه الله اليه" كالتعبير فى قولهم "لحق فلان بالرفيق الأعلى" وفى "ان الله معنا" وفى "عند مليك مقتدر" وكلها لا يفهم منها سوى معنى الرعاية والحفظ والدخول فى الكنف المقدس. فمن أين تؤخذ كلمة السماء من كلمة (إليه)؟ اللهم ان هذا لظلم للتعبير القرآنى الواضح خضوعاً لقصص وروايات لم يقم على الظن بها فضلاً عن اليقين برهان ولا شبه برهان

وبعد فما عيسىٰ الا رسول قد خلت من قبله الرسل. ناصبه قومه العداء وظهرت على وجوههم بوادر الشر بالنسبة إليه فالتجأ الى الله شأن الانبياء والمرسلين فانقذه الله بعزته وحكمته و خيب مكر أعدائه وهذا هو ما تضمنته الآيات "فلما أحس عيسىٰ منهم الكفر قال من انصارى الى الله" الى آخرها فبين الله فيها دقة مكره بالنسبة الى مكرهم وأن مكرهم فى اغتيال عيسىٰ قد ضاع امام مكر الله فى حفظه وعصمته "اذ قال الله يا عيسىٰ إنى متوفيك و رافعك الىّ ومطهرك من الذين كفروا" فهو يبشره بانجائه من مكرهم ورد كيدهم فى نحورهم وإنه سيستوفى اجله حتى يموت حتف أنفه من غير قتل ولا صلب ثم يرفعه الله اليه وهذا هو ما يفهمه القارى للآيات الواردة فى شأن نهاية عيسىٰ مع قومه متى وقف على سنة الله مع انبيائه حين يتألب عليهم خصومهم ومتى خلا ذهنه من تلك الروايات التى لا ينبغى أن تحكم فى القرآن.

ولست ادرى كيف يكون إنقاذ عيسىٰ بطريق انتزاعه من بينهم ورفعه بجسده الى السماء مكراً؟ وكيف يوصف بأنه خير من مكرهم مع أنه شئ ليس فى استطاعتهم أن يقاوموه. شئ ليس فى قدرة البشر ألا انه لا يتحقق مكر فى مقابلة مكر إلا اذا كان جارياً على اسلوبه غير خارج عن مقتضى العادة فيه. و قد جاء مثل هذا فى شان محمد صلى الله عليه وسلم "واذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين"

والخلاصة من هذا البحث:

(۱) أنه ليس فى القرآن الكريم ولا فى السنة المطهرة مستند يصلح لتكوين عقيدة يطمئن اليها القلب بأن عيسىٰ رفع بجسمه الى السماء وانه حى إلى الآن فيها وانه سينزل منها آخر الزمان إلى الارض

(۲) أن كل ما تفيده الآيات الواردة فى هذا الشأن هو وعد الله عيسىٰ بأنه متوفيه أجله ورافعه إليه وعاصمه من الذين كفروا وأن هذا الوعد قد تحقق فلم يقتله أعداؤه ولم يصلبوه ولكن وفاه الله أجله ورفعه اليه

(۳) أن من أنكر أن عيسىٰ قد رفع بجسمه الى السماء وأنه فيها حى الى الآن وأنه سينزل منها آخر الزمان فانه لا يكون بذلك منكراً لما ثبت بدليل قطعى فلا يخرج عن إسلامه وايمانه ولا ينبغى أن يحكم عليه بالردة بل هو مسلم مومن. اذا مات فهو من المومنين يصلى عليه كما يصلى على المومنين ويدفن فى مقابر المومنين ولا شية فى ايمانه عند الله والله بعباده خبير بصير

أما السوال الأخير فى الاستفتاء وهو ما حكم من لا يومن به اذا فرض أنه عاد مرة أخرى الى الدنيا فحكمه بعد الذى قررناه ولا يتجه السؤال عنه والله أعلم

شاتات

ترجمۂ جواب

قرآن کریم نے تین سورتوں میں حضرت عیسٰےؑ کا ایسے طور پر ذکر فرمایا ہے۔ جس سے اس انجام کا پتہ لگتا ہے۔ جو ان کا اپنی قوم کے ساتھ ہوا (۱) سورۂ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلما احس عیسیٰ منھم الکفر الآیۃ (۲) سورۂ النساء میں آتا ہے وقولھم انا قتلنا المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ الآیۃ (۳) سورہ المائدہ میں فرمایا واذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم الآیۃ۔ یہی آیات ہیں جن میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کے انجام کو قرآن پاک نے بیان کیا ہے آخری آیت (سورۂ مائدہ والی) اس معاملہ کا ذکر کرتی ہے جو دنیا میں نصاریٰ کے مسیح اور ان کی والدہ کی عبادت کرنے سے متعلق ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس بارے میں حضرت مسیح سے سوال کیا ہے۔ آیت مذکورہ حضرت مسیح کی زبانی بتلاتی ہے۔ کہ انہوں نے لوگوں کو ہمیشہ وہی کہا جس کا اللہ تعالےٰ نے ان کو حکم دیا تھا۔ یعنی یہ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ نیز آیت بتلاتی ہے کہ جب تک حضرت عیسٰے ان کے درمیان رہے۔ ان کے نگران تھے۔ اور انہیں اپنی توفی کے بعد اپنی قوم میں پیدا ہونے والے حالات و واقعات کا مطلقاً علم نہیں ہے۔

توفی کے معنی قرآن میں

لفظ توفی قرآن مجید میں موت کے معنوں میں بکثرت آیا ہے۔ یہاں تک کہ توفی کے یہ معنی ہی غالب اور متبادر ہو گئے ہیں۔ اور لفظ توفی موت کے معنی کے سوا کسی اور معنی میں صرف اسی وقت استعمال ہوا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ایسا قرینہ پایا جاتا ہو۔ جو اسے ان متبادر الی الذہن معنوں میں استعمال ہونے سے روکتا ہو۔ آیات ذیل بطور نمونہ ہیں۔

قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم۔ ان الذین توفاھم الملائکہ ظالمی انفسھم۔ ولو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ توفتہ رسلنا۔ ومنکم من یتوفی حتیٰ یتوفاھن الموت۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین۔

اور آیت قرآنی فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم میں لفظ توفیتنی کا حق ہے کہ اسے مذکورہ بالا اقتباس در معنوں پر ہی محمول کیا جائے۔ اور وہ یہ کہ توفی کے معنے موت کے ہیں۔ اس لفظ کے اس معنی کو تمام لوگ جانتے ہیں۔ اور خود لفظ توفی سے نیز آیت کے سیاق سے بھی سب عربی بولنے والے یہی معنے سمجھتے ہیں۔

حضرت عیسےٰؑ فوت ہوگئے

اندریں صورت اگر اس آیت میں کچھ اور نہ ملایا جائے جس سے مسیحؑ کے انجام کی وضاحت کی جائے۔ تو یہ کہنے کی ہرگز گنجائش نہیں ہے۔ کہ حضرت عیسےٰؑ فوت نہیں ہوئے۔ یا یہ کہ زندہ ہیں۔ اس آیت میں اس رکیک تاویل کا بھی موقعہ نہیں۔ کہ وفات سے مراد اس جگہ وہ وفات ہے۔ جو آسمان سے اترنے کے بعد واقع ہوگی۔ یہ تاویل وہ لوگ کرتے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰؑ آسمان میں زندہ ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ کیونکہ زیرنظر آیت واضح طور پر اس تعلق کی حدبندی کر رہی ہے۔ جو ان کا اپنی قوم سے تھا۔ باقی وہ لوگ جو آخری زمانہ میں ہیں۔ وہ تو بالاتفاق حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم ہیں۔ نہ حضرت عیسےٰؑ کی قوم۔ اس لئے ان سے حضرت عیسےٰؑ کا کیا تعلق؟

رفع عیسےٰ علیہ السلام کا مطلب

سورۃ النساء کی آیت میں بل رفعہ اللہ الیہ آیا ہے۔ بعض بلکہ اکثر مفسرین نے اس کی تفسیر آسمان پر اٹھائے جانے کے ساتھ کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے مسیحؑ کی شکل کسی اور پر ڈال دی۔ اور انہیں جسم سمیت آسمان پر اٹھا لیا۔ وہ اب آسمان میں زندہ ہیں۔ وہاں سے آخری زمانہ میں اتریں گے۔ سؤروں کو قتل کریں گے۔ اور صلیبوں کو توڑیں گے مفسرین اپنے اس عقیدہ کی بنیاد اوّل تو ان روایات پر رکھتے ہیں۔ جو بتاتی ہیں۔ کہ عیسےٰؑ دجال کے بعد نازل ہوں گے۔ یہ روایات مضطرب ہیں۔ ان کے الفاظ اور معانی میں اتنا شدید اختلاف ہے۔ کہ تطبیق ناممکن ہے۔ خود علماء حدیث نے اس کی تصریح کی ہے۔ علاوہ ازیں یہ وھب بن منبہ اور کعب الاحبار کی روایات ہیں۔ جو اہل کتاب میں سے مسلمان ہوئے تھے۔ علماء جرح و تعدیل کے نزدیک ان راویوں کا جو درجہ ہے۔ وہ آپ خود جانتے ہیں۔ دوسری بنیاد مفسرین کے نزدیک حضرت ابوہریرہؓ کی وہ روایت ہے۔ جس میں انہوں نے نزول عیسےٰؑ کی خبر ذکر کرنے پر حصر کیا ہے۔ یہ حدیث اگر صحیح بھی ہو۔ تو بھی حدیث احاد ہے۔ اور علماء کا اس پر اجماع ہے۔ کہ احادیث احاد کسی عقیدہ کی بنیاد نہیں بن سکتیں۔ اور نہ پیشگوئیوں کے سلسلہ میں ان پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ مفسرین کے دعوے کی تیسری بنیاد حدیث معراج ہے۔ جس میں آتا ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان پر گئے۔ تو یکے بعد دیگرے آسمان کھلتے جاتے تھے۔ اور حضورؐ ان میں داخل ہوتے جاتے تھے۔ اسی اثناء میں حضورؐ نے دوسرے آسمان پر حضرت عیسےٰؑ اور ان کے پھوپھی زاد بھائی حضرت یحییٰؑ کو دیکھا۔ ہمارے نزدیک اس سند سے اس استدلال کی کمزوری ظاہر کرنے کے لئے یہی کافی ہے۔ کہ اکثر شارحین حدیث نے معراج کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نبیوں سے ملنا صرف روحانی قرار دیا ہے۔ اور جسمانی ملاقات کی نفی کی ہے۔ ملاحظہ ہو فتح الباری۔ زاد المعاد وغیرہ۔

کتنی عجیب بات ہے۔ کہ مفسرین بَلْ رفعہ اللہ الیہ میں رفع کے معنے حضرت عیسےٰؑ کے آسمان پر لے جانے کا استدلال حدیث معراج سے کرتے ہیں۔ جبکہ ان ہی میں سے ہی ایک گروہ حدیث معراج میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عیسےٰؑ سے ملاقات کو جسمانی قرار دینے کے لئے آیت بَلْ رفعہ اللہ الیہ سے سند پکڑتا ہے۔ گویا اس طرح جب وہ حدیث کی شرح کرنے لگتے ہیں۔ تو اپنے مفہوم کے لئے آیت کو دلیل گردانتے ہیں۔ اور جب آیت کی تفسیر کرتے ہیں۔ تو اپنے مفہوم آیت پر حدیث کو دلیل بنا لیتے ہیں۔

ہم جب سورہ آل عمران کی آیت انی متوفیک ورافعک الی کو سورہ نساء کی آیت بل رفعہ اللہ الیہ سے ملاتے ہیں۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ مؤخرالذکر آیت میں پہلی آیت کے وعدہ کے ایفاء کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ وعدہ وفات۔ رفع اور کفار کے الزامات سے تطہیر کا تھا۔ دوسری آیت (بل رفعہ اللہ الیہ) میں اگرچہ وفات اور تطہیر کا ذکر موجود نہیں۔ صرف رفع الی اللہ کا بیان ہے۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ اس آیت کی تفسیر کے وقت دونوں آیتوں کو اکٹھا کرنے کے لئے پہلی آیت میں مذکورہ جملہ امور کو ملحوظ رکھا جائے۔ پس معنے یہ ہوں گے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ کو وفات دی۔ ان کا رفع فرمایا اور کفار سے انہیں تطہیر بخشی۔

رفع سے مراد اعزاز و تکریم ہے

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالےٰ نے انی متوفیک کی تفسیر میں متعدد معانی ذکر کئے ہیں۔ جن میں سے زیادہ واضح اور موزوں تر یہ ہیں۔ کہ اے عیسےٰؑ میں تیری مدتِ حیات کو مکمل کرکے تجھے طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں۔ تجھ پر ان کو مسلط نہ ہونے دوں گا۔ جو تجھے قتل کردیں۔ یہ دشمنوں سے محفوظ رکھنے اور ان کے منصوبہ قتل سے بچانے کے لئے کنایہ ہے۔ کیونکہ خدا کے پوری عمر دینے اور طبعی عمر سے وفات دینے سے یہی لازم آتا ہے ظاہر ہے کہ جو رفع بعد وفات ہوتا ہے وہ مرتبہ کی بزرگی کے معنوں میں ہی ہوتا ہے نہ کہ جسم کا اٹھانا۔ بالخصوص جبکہ رافعک کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا قول ومطھرک من الذین کفروا بھی موجود ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر صرف حضرت مسیحؑ کے اعزاز و تکریم کا معاملہ مذکور ہے۔ لفظ رفع ان معنوں میں قرآن مجید میں بکثرت آیا ہے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔ نرفع درجات من نشاء۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ورفعناہ مکاناً علیاً۔ یرفع اللہ الذین آمنوا الخ

پس اللہ تعالےٰ کے ارشاد رافعک الی اور بل رفعہ اللہ الیہ میں اسی مطلب کو ظاہر کیا ہے جو عربوں کے قول لحق فلان بالرفیق الاعلیٰ اور آیت ان اللہ معنا۔ نیز عند ملیک مقتدر میں بیان کیا گیا ہے۔ ان تمام الفاظ سے بجز نگہداشت۔ نگرانی اور خدائی حفاظت میں داخل ہو جانے کے کچھ اور مراد نہیں ہوتا۔ نامعلوم لفظ الیہ سے آسمان کا لفظ کیسے نکال لیا گیا ہے۔ یقیناً یہ قرآن کریم کی واضح عبارت پر ظلم ہے۔ اور محض ان روایات اور قصوں کو ماننے کی بناء پر یہ ظلم کیا گیا ہے۔ جن کی یقینی صحت تو کجا ظنی صحت پر بھی کوئی دلیل یا آدھی دلیل بھی قائم نہیں ہوئی۔

حضرت عیسےٰؑ کو دشمنوں کے مکر سے بچانے کا وعدہ

علاوہ ازیں حضرت عیسےٰؑ محض ایک رسول تھے۔ ان سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ حضرت عیسےٰؑ کی قوم نے ان سے دشمنی کی۔ اور ان کے متعلق انکے برے ارادے ظاہر ہوگئے۔ تب وہ جملہ انبیاء و مرسلین کی سنت کے مطابق ذات باری کی طرف ملتجی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے غلبہ اور حکمت کے مطابق ان کو دشمنوں کے ہاتھوں سے بچایا۔ اور ان کے منصوبہ کو ناکام کر دیا۔ یہی وہ امر ہے جو آیات قرآنیہ فلما احس عیسےٰ منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ الخ میں مذکور ہوا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے کفار کی تدبیر کی نسبت اپنی تدبیر کے زیادہ مخفی ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے حضرت عیسےٰؑ کے تباہ کرنے کے لئے جو مکر کیا تھا۔ اس خدائی تجویز کے سامنے جو حضرت عیسےٰؑ کی حفاظت کے لئے تھی ناکام ہوگیا۔ فرمایا۔ اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا۔ اس میں اللہ تعالےٰ نے مسیحؑ کو بشارت دی ہے کہ وہ دشمنوں کی تدبیر کو ناکام کردے گا۔ اور مسیحؑ کو ان کے مکر سے بچائیگا۔ مسیحؑ کو پوری عمر دے گا۔ یہانتک کہ مسیحؑ قتل و صلب کے بغیر طبعی موت سے فوت ہوگا۔ پھر خدا اس کا رفع کرے گا۔ یہ وہ مفہوم ہے جو ہر پڑھنے والے کو ان آیات سے سمجھ آتا ہے جن میں حضرت عیسےٰؑ کے انجام کی خبر دی گئی ہے بشرطیکہ وہ پڑھنے والا خدا تعالیٰ کی اس سنت سے واقف ہو جو وہ نبیوں کے ساتھ اختیار کرتا رہا ہے۔ جبکہ ان کے دشمن ان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ نیز اس قاری کا ذہن ان روایات سے بھی خالی ہو جو کسی صورت میں قرآن مجید پر حکم نہیں بن سکتیں۔

آسمان پر لے جانا مکر نہیں کہلا سکتا

میری تو سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ حضرت عیسےٰؑ کو یہود کے درمیان سے چھین کر آسمان پر لے جانا مکر کیسے کہلا سکتا ہے؟ اور پھر اسے ان کی تدبیر سے بہتر تدبیر کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔ جبکہ اس کا مقابلہ کرنا یہود کی اور نہ کسی اور کی طاقت میں ہے۔ یاد رکھئے کہ لفظ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکر کا اطلاق اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ وہ بات اسی طریق پر ہو۔ اور عادت سے خارج نہ ہو۔ چنانچہ بالکل اسیطرح کی آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں وارد ہوئی ہے۔ فرمایا:۔ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک اویقتلوک اویخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ (۱) قرآن مجید اور حدیث نبویؐ میں کوئی ایسی سند موجود نہیں ہے جو تسلی بخش طریق پر اس عقیدہ کی بنیاد بن سکے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ اب تک وہاں زندہ ہیں اور وہیں سے کسی وقت زمین پر نازل ہونگے۔ (۲) اس بارے میں آیات قرآنیہ صرف یہ ثابت کر رہی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسےٰؑ سے وعدہ فرمایا۔ کہ وہ ان کی مدت عمر کو پورا کریگا اور پھر اس کا اپنی طرف رفع کریگا۔ اور انسے کافروں سے بچائیگا۔ اور یہ کہ یہ وعدہ پورا ہو چکا۔ دشمن حضرت عیسیٰ کو نہ قتل کر سکے۔ نہ صلیب سے مار سکے۔ بلکہ اللہ نے ان کی مدت زندگی کو پورا کر کے ان کو وفات دی۔ اور ان کا رفع کیا (۳) تحقیق جو شخص حضرت عیسیٰ کے زندہ جسم سمیت آسمان پر جانے اور آجتک وہاں بیٹھے رہنے اور آخری زمانہ میں اُترنے کا منکر ہے۔ وہ کسی ایسی بات کا منکر نہیں۔ جو کسی قطعی دلیل سے ثابت ہو پس ایسا شخص اپنے اسلام وایمان سے ہرگز خارج نہیں ہوتا۔ اور اسکو مرتد قرار دینا ہرگز مناسب نہیں۔ بلکہ وہ پکا مومن مسلم ہے۔ جب وہ فوت ہوگا۔ تو مومن ہوگا۔ اس کی نماز جنازہ اس طرح پڑھی جائیگی۔ جس طرح مومنوں کی پڑھی جاتی ہے۔ اور ایسے مومنوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا اللہ کے نزدیک ایسے شخص کے ایمان میں کوئی داغ نہیں ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو جاننے اور دیکھنے والا ہے۔

باقی رہا استفتاء میں مندرج آخری سوال کہ اگر حضرت عیسیٰؑ دوبارہ آئیں گے۔ تو اُن کے منکر کا کیا حکم ہوگا۔ تو ہمارے مندرجہ بالا بیان کے بعد اس سوال کا کوئی موقعہ ہی نہیں۔ اور یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم محمود شلتوت

نوٹ از مترجم

الاستاذ محمود شلتوت کا یہ بیان بالکل صریح اور واضح ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب عبدالکریم خان صاحب نے یہ استفتاء بعض احمدیوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ امید ہے۔ کہ اب اُن کی تسلی ہو گئی ہوگی۔ اور کم از کم علمائے ہندوستان تو اب مسئلہ وفات مسیح میں جماعت احمدیہ کو حق پر مانیں گے۔ ہاں علامہ محمود شلتوت نے امت محمدیہ کے مسیح موعود کے متعلق کوئی بیان نہیں دیا۔ کیونکہ عوام تو حضرت عیسےٰؑ کو ہی مسیح موعود مانتے ہیں اور مذکورہ بالا بیان میں حضرت عیسےٰؑ کو فوت شدہ ثابت کیا گیا ہے۔ مسیح موعود یا امت محمدیہ کے مصلح اعظم کی پیشگوئی صرف احادیث یا اجماع امت سے ہی ثابت نہیں بلکہ قرآن مجید کی نصوص صریحہ سے ثابت ہے۔ اس لئے قرآن پاک کو نظر تدبر سے پڑھنے والا اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روزافزوں ترقی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۳ر جولائی کے اہلحدیث میں لکھا ہے:۔

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح موعود ہو کر دنیا میں تشریف لائینگے۔ تو صلیب کو توڑینگے (یکسر الصلیب) مطلب یہ کہ عیسائی مذہب مغلوب ہو جائیگا۔"

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ "ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صلیب کی شکست نہیں ہوئی۔" یہ بھی غنیمت ہے۔ کہ اب مولوی صاحب نے کسر صلیب کا مفہوم عیسائی مذہب کا مغلوب ہونا اور اسکی شکست تسلیم کر لیا ہے۔ ورنہ اس سے قبل تو آپ اس بات پر زور دیا کرتے تھے۔ کہ لکڑی اور لوہے وغیرہ کی جو صلیبیں عیسائیوں کے پاس ہیں انہیں توڑنا لازمی ہے۔ بہرحال مولوی صاحب نے مان لیا ہے۔ کہ کسر صلیب کا حقیقی مفہوم اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی شکست ہے۔ اور اب وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی کسطرح پوری ہوئی۔ سو اس کے متعلق ہم خود مولوی صاحب اور ان کے اخبار کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۴۰ء کے اخبار "اہلحدیث" میں مولوی صاحب نے ایک مضمون "حفاظت دین اسلام" کے عنوان سے شائع کیا جس میں عیسائی کتب ورسائل کے حوالوں سے بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان۔ افریقہ اور ایشیا کے دیگر ممالک نیز انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی فلپائن۔ امریکہ۔ برازیل۔ غرضیکہ دنیا کے ہر حصہ میں مسلمانوں کی تعداد روزافزوں ہے۔ اور آخر میں اخبار صدق یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کے حوالہ سے عیسائیت کی تبلیغ خارجہ کے انچارج مشن کی رپورٹ سے یہ فقرہ نقل کیا ہے۔ کہ "کلیساؤں۔ مشنریوں اور ہر طرح کی منظم و مسلسل کوشش ومساعی کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا کام جاری ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم کوشش دبا دبا ہی کہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ورنہ ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔ ان علاقوں میں ہم کو جتنے مسلمان عیسائی بنانے کیلئے ملتے ہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ہماری منظم کوششوں کے باوجود اس وقت دنیا میں مسلمانوں ہی کی تعداد زیادہ ہے۔ اور مقبوضات برطانیہ میں تو یہ زیادتی بہت نمایاں ہے۔"

یہ حوالہ پیش کرنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار "اہلحدیث" لکھتا ہے:۔

"اب ان حقائق کے پیش نظر عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روزافزوں ترقی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔"

یہ گویا مولوی ثناء اللہ صاحب کا اپنا اقرار عیسائیت کی پسپائی کے بارہ میں ہے اور ظاہر ہے۔ کہ پسپائی شکست کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ مولوی صاحب

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقع!

ضرورت ہے منشیوں کی اراضیات سندھ کیلئے

تنخواہ بیس ۲۰ روپے۔ قحط الاؤنس دو ۲ روپے والاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار۔ گویا کل مبلغ ستائیس روپے بمستقل ہونے کی صورت میں گریڈ ۲۵-۱-۲۰ میٹرک پاس امیدوار جلد ترقی کر سکتے ہیں۔ مڈل پاس اور اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ نہری علاقہ کے زمیندار امیدواروں کو ترجیح دی جائیگی۔ تمام درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

ذیابطیس

بڑی موذی مرض ہے۔ طاقت کو گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔

سفوف ذیابطیس

اس کا حتمی علاج ہے۔ یہ دوا خون اور پیشاب دونوں کی شکر کو تلف کرتی اور دل گردہ اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ ایک دفعہ تجربہ کرکے دیکھیں۔ قیمت ۱۵ خوراک ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

حیاتین یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی ہیں۔ بھوک کو بڑھاتی ہیں جنکو کھانا کھانے کے بعد اپھارہ۔ گڑگڑاہٹ۔ گرانی۔ متلی اور درد وغیرہ کی تکلیف رہتی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ یہ معدہ اور انتڑیوں کے امراض نیز ہیضہ۔ اسہال۔ قے اور پیچش کے لئے مفید ہیں۔ بلغمی کھانسی۔ نزلہ زکام اور دمہ کو نافع ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایسے کھلے اعتراف کے باوجود آئے دن حق پوشی کے مرتکب کیوں ہوتے رہتے ہیں۔ اور اس صداقت پر جو ان کے قلم سے نکل چکی ہو پردہ ڈالنے کی کوشش کیوں کرتے رہتے ہیں۔ "عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روز افزوں ترقی" کو مان کر پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے میں حیل وحجت کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی پھر یہ بھی غور کرنا چاہیئے۔ کہ یورپ اور ایشیاء کے ممالک میں "عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روز افزوں ترقی" کا باعث کون ہے۔ اور وہ کون لوگ ہیں۔ جو عیسائیت کو پسپا کرنے اور اسلام کو سربلند کرنے کے لئے ان ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی ہیں۔ اپنے اموال خرچ کر رہے ہیں۔ اور اپنے پورے وسائل اور ذرائع اس مقصد کے حصول میں لگا رکھے ہیں۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مجاہدین جو مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور جو قریباً دنیا کے ہر ایک ملک میں اور بالخصوص برطانی مقبوضات کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔ یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ عیسائیت کی یہ پسپائی اور اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوئی ہے۔ اور اسطرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکیسر الصلیب والی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے راولپنڈی کے ایک نوزائیدہ عیسائی اخبار "الحق" کا ایک حوالہ پیش کیا ہے۔ جس میں یہ دعوے کیا گیا ہے۔ کہ "ملک ہند کے شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی صلیب کے نشان دکھائی دیتے ہیں۔ اور کہ صلیب کے پیروؤں کی تعداد میں اضافہ" ہوتا جا رہا ہے۔

جہاں تک اس شہادت کا مولوی صاحب کے دعوے سے تعلق ہے۔ ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ انہیں اس اخبار کے مقابلہ میں خود اپنی اور اپنے اخبار کی شہادت کو زیادہ معتبر سمجھنا چاہیئے۔ اور اخبار "الحق" کے لئے ہم مشہور عیسائی رسالہ "المائدہ" (جولائی ۱۹۴۲ء) کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ جو لکھتا ہے۔

"ہندوستانی کلیسیا اندرونی جھگڑوں میں اتنی ڈوبی ہوئی ہے۔ کہ اس کو کسی اور بات کا خیال ہی نہیں آتا۔ ان حالات میں اگر نوجوان بیدل ہو جائیں۔ تو کوئی حیرانی کی بات نہیں ذات پات کا مرض روز بروز ترقی کر رہا ہے ان باتوں کا اثر ہمارے چلن اور فہم پر بہت پڑ رہا ہے۔ ہم باوجود ہندوستانی ہونے کے ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ بعض دفعہ ایک مشن کا ممبر دوسری مشن کے ممبر سے شادی نہیں کر سکتا۔ اس قسم کی باتیں ہماری قوم کی موت کا سبب ہو رہی ہیں۔"

امید ہے۔ کہ "الحق" اپنے ایک بہت پرانے اور تجربہ کار معاصر کی اس رائے پر غور کریگا۔ اور اسے اپنے دعوے کے بے بنیاد ہونے کا علم ہو جائیگا۔ نیز اُسے یہ بھی سمجھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں عیسائیت کی تبلیغ خارجہ کے انچارج مشن کی نسبت اس کا علم زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے اپنی رپورٹ میں جن ممالک میں عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روز افزوں ترقی کا ذکر کیا ہے۔ ان میں ہندوستان اور ایشیا کے دیگر ممالک بھی شامل ہیں۔

اعلان رشتہ

ایک مخلص احمدی نوجوان جو لائل پور کے ایک معزز زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں بعہدہ داروغہ ملازم ہے۔ کے لئے رشتہ درکار ہے۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

خاکسار

چوہدری عبدالرحمٰن المحمد گارڈین کچہری لائلپور

تحریک جدید کے جہاد کبیر کی قربانیوں میں حصہ لینے والو!

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا مومن کا خاصہ ہے۔ آپ کو یاد ہی ہوگا۔ کہ تحریک جدید سال ہشتم کے وعدے کا ۳۱ر جنوری تک مرکز میں پورا داخل کر لینا دلیل ہے سابقون کے دوسرے دور میں شامل ہو جانے کی اگر آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ تو اسے پڑھتے ہی یہ عزم کریں کہ ۳۱ر جولائی تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمان کی تعمیل کرنا ہے اس لئے اس کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کریں۔ یا ۳۱ر جولائی آنے سے پہلے مرکز میں داخل کر چکے ہوں۔ پس خورد زمیندار جماعتیں اور ان کے کارکن یا شہری جماعتیں۔ اور ان کے افراد ہوں وہ آج سے ہی اتنی کوشش ضرور کریں کہ ۳۱ر جولائی تک

نارتھ ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول میں ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۲ء سے شروع ہونیوالے سیشن میں اسٹیشن ماسٹر گروپ میں ۲۱۰ اسامیوں (جن میں سے ۱۶۶ مسلمانوں اور ۳۱ دیگر اقلیتوں مثلاً ہندوستانی عیسائیوں پارسیوں اور سکھوں کے لئے مخصوص ہیں) اور کمرشل گروپ میں ۱۰۵ اسامیوں (جن میں سے ۷۱ مسلمانوں اور ۱۴ دیگر اقلیتوں مثلاً ہندوستانی عیسائیوں پارسیوں اور سکھوں کیلئے مخصوص ہیں) ٹریننگ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں

تنخواہ کا گریڈ

مبلغ ۳۰-۲½-۵۰-۵-۶۰ روپیہ جمع ہنگامی الاؤنس اور بعض اسٹیشنوں پر ریلوے کے قواعد کے مطابق معاوضہ الاؤنس (Compensatory Allowance) ہے۔

عمر:- مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۴۲ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

تعلیمی قابلیت کا معیار:- میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان پاس کیا ہو اچھے نمبروں میں تھرڈ ڈویژن میں میٹریکولیشن کا امتحان پاس کرنے والوں کی درخواستوں پر بھی غور کیا جائیگا درخواستیں مجوزہ فارموں پر جو بڑے بڑے اسٹیشنوں سے مل سکتے ہیں) ڈویژنل دفتروں میں مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۴۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں مفصل تفصیلات حاصل کرنے کیلئے پتہ لکھ کر اور ٹکٹ لگا کر لفافہ جس کے بائیں کونہ کے اوپر "اسامیاں برائے اسٹیشن ماسٹر گروپ یا کمرشل گروپ" جیسی بھی صورت ہو تحریر کر کے جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس بھیجنا چاہیئے۔ جنرل منیجر لاہور

جگر کی کمزوری

ہمارے ملک میں اکثر بیماریاں جگر کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ ہمارے جگر کے جوشاندے اور حب تقویت جگر۔ جگر کے عمل کو درست کرکے خون کو صاف کر دیتے ہیں۔ اور خون کی زیادتی کے ساتھ سستی۔ کاہلی کمزوری دُور ہوتی۔ چہرہ پُر رونق ہو جاتا ہے۔ چند دن کے استعمال کے بعد آپ اپنے آپ کو نیا آدمی معلوم کریں گے۔ جوشاندے اور تقویت جگر پندرہ دن کی خوراک صرف ۱۵ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اعلان

حصہ داران دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کو بموجب فیصلہ جنرل میٹنگ منعقدہ ۱۴/۶/۴۲ مطلع کیا جاتا ہے کہ جن حصہ داران نے دوسرا مطالبہ بحساب اڑہائی روپیہ فی حصہ تاحال ادا نہیں کیا۔ وہ اگر ۳۱ر جولائی تک اپنی بقایا رقم ادا نہ کرینگے تو انکے حصے ضبط کرلئے جائینگے اور بیرون ہند میں جو حصہ دار ہیں۔ ان کیلئے آخری تاریخ ۳۱ر اگست ہے

مینجنگ ڈائرکٹر

میک لائٹ

تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب فرمائیں

میک ورکس قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ مصر کی جنگ کے متعلق ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سارے محاذ پر کل جو گھمسان کی جنگ شروع ہوئی تھی۔ وہ ابھی تک جاری ہے۔ اتحادی فوجیں تمام محاذ پر اس علاقہ میں پاؤں جمانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ جو انہوں نے دشمن سے چھینا ہے۔ ٹینکوں کی کسی بڑی لڑائی کی ابھی کوئی خبر نہیں آئی۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ پیدل فوجوں کے ذمہ جو کام تھا۔ اسے انہوں نے پورا کر دیا ہے۔ اور دشمن کے اگلے موریچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمن اپنے تمام وسائل سے کام لیکر اتحادی حملوں کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میدان میں ٹوٹے پھوٹے ٹینکوں اور جلی ہوئی لاریوں اور مشین گنوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ برطانی طیارے بھی اپنی فوجوں کو بہت مدد دے رہے ہیں۔ بدھ کی رات کو انہوں نے شمالی اور مرکزی علاقہ پر کامیاب حملے کئے۔ دشمن کی تین بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دی گئیں جنگل کی شب کو طبرق۔ غزالہ۔ سولم اور مرسا مطروح پر شدید حملے کئے گئے اور دشمن کے پٹرول کو آگ لگا دی گئی۔ ۲۶ مئی سے ابتک اتحادی طیارے دشمن کی پانسو لاریاں تباہ کر چکے اور ڈیڑھ ہزار کو نقصان پہنچا چکے ہیں۔ اس کامیابی پر ایر مارشل کی طرف سے ... مبارک باد کا تار بھیجا گیا ہے اور اتحادی آبدوزوں نے بحیرہ رُوم میں دشمن کے تین سپلائی کے جہاز غرق کر دیئے ❊

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ مصر میں آزاد فرانسیسی فوجوں کا کمانڈر سخت زخمی ہو گیا ہے۔ آپ کی کار الٹ گئی تھی ❊

ماسکو ۲۴ جولائی۔ سوویٹ گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ جرمن فوجیں دریائے ڈان کے موڑ میں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اب روستوف کے آس پاس سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روستوف سے بیس میل شمال مشرق میں واقعہ ایک شہر اور سٹالن گراڈ کے درمیان لڑائی کا بہت زور ہے۔ اور کسی جگہ لڑائی کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ روستوف میں روسی سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ ماسکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ شہر کے چاروں طرف مضبوط قلعہ بندیاں موجود ہیں اور بارودی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ نیز ٹینکوں کو گرانے کے لئے گڑھے کھود کر انہیں چھپا دیا گیا ہے۔ ورونیش کے علاقہ میں مارشل ٹموشنکو کی فوجیں کئی جگہ دشمن کو پیچھے دھکیل رہی ہیں ❊

لنڈن ۲۴ جولائی۔ رائل ایر فورس کے دستوں نے کل شمالی فرانس۔ ہالینڈ اور بلجیم میں دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں۔ ریلوں۔ نہروں۔ پلوں اور کارخانوں پر حملے کئے۔ گو یہ بڑے پیمانہ پر نہ کئے گئے تھے۔ تاہم زبردست تھے۔ دشمن کی توپوں نے زور شور سے گولہ باری کی جس کے باعث سات ہوائی جہاز واپس نہ آسکے ❊

لنڈن ۲۳ جولائی۔ نیوگنی کے شمالی کنارے کی ایک بندرگاہ بونا میں جاپانی اترنے میں کامیاب ہو گئے اس سے مورسبی کی بندرگاہ کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے جو یہاں سے ڈیڑھ میل دور ہے ❊

لنڈن ۲۴ جولائی۔ دشمن کے بمباروں نے کل رات انگلستان پر پہلے سے کچھ زیادہ سرگرمی دکھائی وہ مشرقی اور شمال مشرقی علاقہ پر پرواز کرتے رہے۔ اور ایک وسیع علاقہ پر اڑے مگر زور کا کوئی حملہ نہ کر سکے ❊

پیرس ۲۴ جولائی۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ تین فرانسیسیوں کو نازی حکام نے سزائے موت دی ہے۔ ان پر جرمن سپاہیوں کے قتل کی کوشش کرنیکا الزام تھا ❊

چنکنگ ۲۴ جولائی۔ چین کے صوبہ ہونن کے جنوبی حصہ میں جو جاپانی فوجیں پیچھے ہٹ رہی تھیں ان پر چینی فوجوں کا دباؤ برابر بڑھتا جا رہا ہے۔ انہوں نے مغربی چکیانگ میں ایک اہم شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور وینچاؤ کی بندرگاہ پر پھر حملے کر رہے ہیں ❊

شملہ ... جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹوں کے بارہ میں حکومت نے جو پالیسی اختیار کی ہے۔ اسکے مطابق ان تیرہ کمیونسٹوں میں سے جنہیں مرکزی حکومت نے نظر بند کر رکھا تھا۔ آٹھ کی رہائی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دو اور کے وارنٹ جاری ہو چکے تھے مگر اب ان کی تعمیل نہ کی جائیگی۔ کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں نے ہر محب وطن سے اپیل کی ہے کہ پوری طاقت کے ساتھ حملہ آوروں کے مقابلہ کیلئے تیار رہے۔ اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک ملک کی حفاظت کے لئے بہا دے ❊

مدراس ۲۳ جولائی۔ حکومت مدراس کیطرف سے حکم جاری کیا گیا ہے کہ لائسنس حاصل کئے بغیر کوئی شخص کھانڈ کی تجارت نہیں کر سکیگا ❊

بھوپال ۲۴ جولائی۔ مسٹر جناح نے آج یہاں ایک بیان میں کہا کہ کانگرس کے ریزولیوشن اور اس سلسلہ میں گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کے بیانات نے ملک میں خطرناک حالت پیدا کر دی ہے مسلمانوں کو ہر وقت چوکس رہنا چاہئیے اور کانگرس نے جو جال بچھایا ہے اس سے بچنا چاہئیے۔ آپ نے اس ریزولیوشن پر غور کرنے کے لئے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا ہے ❊

دہلی ۲۳ جولائی۔ حکومت ایران نے اپنے ملک میں سگریٹ کا راشن مقرر کر دیا ہے۔ ہر سگریٹ نوش ایکماہ میں ۱۵۰ سگریٹ کوپنوں کے ذریعہ حاصل کر سکیگا ❊

کراچی ۲۳ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ فوج کو تھرپارکر کے جنگل میں حروں کے ایک مرکز کا پتہ ملا۔ جہاں اس نے حملہ کر دیا جنگل میں فوج اور حروں میں لڑائی ہوئی۔ آٹھ حر ہلاک اور ۵۴ گرفتار ہوئے۔ ابھی تک حروں کا تعاقب کیا جا رہا ہے ❊

لنڈن ۲۳ جون۔ آج پارلیمنٹ میں سر کرپس نے بتایا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس گرمیوں کی تعطیلات کے لئے ملتوی ہونیوالا ہے۔ تو ایک ممبر نے کہا کہ ایسے وقت میں جب عوام اور اخبارات میں حکومت کے جنگی اداروں پر بہت لے دے رہی ہے۔ اجلاس کیونکر ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ کیا سر کرپس جانتے ہیں کہ جگہ جگہ مظاہرے ہو رہے ہیں۔ مزدوروں میں ہلچل پائی جاتی ہے اور عوام میں پروپیگنڈا ہو رہا ہے۔ سر کرپس نے کہا۔ یہ ناممکن ہے کہ ہم اپنے جنگی اداروں کا اعلان کر دیں جو لوگ لڑ رہے ہیں۔ انکی سلامتی کے لئے یہ ضروری ہے کہ حکومت اپنا راز ۶۱۵ ممبروں کے حوالہ نہ کر دے ❊

کراچی ۲۳ جولائی۔ دریائے سندھ میں زبردست سیلاب آگیا ہے۔ دریا نے نو مقامات پر اپنے کناروں کو توڑ دیا ہے۔ سندھ کی نہر کے کنارے بھی ٹوٹ گئے ہیں۔ اور شکارپور کے شہر کو خطرہ ہے۔ کئی گاؤں ڈوب گئے ہیں۔ کئی جگہ سے ریلوے لائن زیر آب ہے۔ لاہور آنیوالی کراچی میل بھی سیلاب کی وجہ سے رک گئی ❊

کراچی ۲۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے اکثر ممبر اللہ بخش منسٹری کے مخالف ہو گئے ہیں اور ان کا ایک وفد لاہور میں مولانا آزاد سے ملنے آیا ہے ❊

بمبئی ۲۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ایک ممتاز ممبر کی کوشش ہے کہ کانگرس اور حکومت کے درمیان مصالحت ہو جائے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی کو سرکاری حلقوں سے ایک اہم پیغام موصول ہوا ہے۔ بعض ذمہ وار لیڈر کانگرس اور مسلم لیگ میں مصالحت کرانا چاہتے ہیں ❊

قاہرہ ۲۴ جولائی۔ تیسرے پہر کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مصر میں لڑائی کا زور شمالی اور مرکزی حصہ میں ہے۔ جنوبی حصہ میں کوئی سرگرمی نہیں۔ پیدل فوجوں نے جنرل رومیل کی پہلی صفوں پر قبضہ کر لیا ہے ❊

ماسکو ۲۴ جولائی۔ روس کے دوپہر کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ روستوف کے علاقہ میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روستوف پر حملہ کے لئے جرمنوں نے بہت بڑی فوج اکٹھی کر لی ہے۔ روسی طیارے دشمن کی کمک پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ دریائے ڈان کے زیریں حصہ کے دوسرے موریچوں پر جرمنوں نے بہت بڑی تعداد میں حملہ کیا۔ جس کا روسیوں نے منہ توڑ جواب دیا۔ باکو سے سٹالن گراڈ کو تیل کی جو پائپ لائن جاتی ہے۔ اس پر اب جرمن طیارے آسانی سے حملے کر سکتے ہیں۔ ورونیش کے علاقہ میں روسی ایک اور پل پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں ❊

لنڈن ۲۴ جولائی۔ برطانی ہوائی بیڑے کی ٹریننگ کے لئے امریکہ میں جو سہولتیں مہیا تھیں۔ ان سے اب فائدہ نہیں اٹھایا جائیگا۔ کیونکہ اب انگلستان میں اس کے لئے خاطر خواہ انتظامات ہو چکے ہیں ❊

لنڈن ۲۴ جولائی۔ امریکن فوج کے کچھ اور بڑے بڑے دستے انگلستان پہنچ گئے ہیں ان میں ہوا باز اور ہوائی اڈوں میں کام کرنے والے بھی ہیں ❊

لنڈن ۲۴ جولائی۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ جو جاپانی فوجیں نیوگنی میں اتریں۔ ان پر اتحادی طیارے بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں ❊

بمبئی ۲۳ جولائی۔ حکومت ہند کے لیبر ممبر ڈاکٹر امبیدکار نے ایک تقریر میں کہا کہ کانگرس کی مجلس عاملہ کے ارکان دشمن کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ ملک میں سول نافرمانی کی تحریک شروع کر کے کانگرس ہندوستان میں جاپانی حکومت کے قیام کا رستہ صاف کرنا چاہتی ہے۔ اگر کانگرسیوں نے کوئی ایسی تحریک شروع کی تو پوری طاقت سے اسکا مقابلہ کیا جائیگا۔ ایسی قراردادیں محض دکھاوا ہیں اور انکا مقصد برطانیہ کو مرعوب کرنا ہے ❊

حبوب کیساب

آپ کا دل دھڑکتا ہے۔ اٹھا نہیں جاتا لیٹے رہنے کو دل کرتا ہے۔ ذرا چلنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ اگر اسکا سبب ملیریا جگر کی خرابی ہے تو "شباگون" استعمال کریں اگر ملیریا سبب نہیں بلکہ اعصابی کمزوری یا خون کی کمی ہے تو حبوب کیساب استعمال کریں ❊ قیمت یکصد قرص عہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شایع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی